Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ لاہور

ٹیلیفون نمبر

یوم:- پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍
فی پرچہ ۱؍

۱۲ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸	۲۹ احسان ۱۳۲۹ ہش	۲۹ جون ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۵۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ جون۔ محترم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج بھی ہلکا سا ٹمپریچر ہو گیا۔ کمزوری بھی قدرے فرق معلوم ہوتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

سلامتی کونسل میں شمالی کوریا کے خلاف امریکی قرارداد منظور ہو گئی

لیک سکیس ۲۸ جون۔ سلامتی کونسل میں آج امریکہ کی وہ قرارداد منظور ہو گئی۔ جس میں تمام ممبر ملکوں کے لئے اس امر کی اجازت طلب کی گئی تھی کہ وہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے میں جنوبی کوریا کی ہر ممکن امداد کر سکتے ہیں۔ منظوری کے لئے ۷ ووٹ درکار تھے۔ چنانچہ سات ووٹ مل جانے پر یہ قرارداد منظور ہو گئی ہے۔ چین کی نمائندگی کا تاحال فیصلہ نہ ہونے کیوجہ سے روسی نمائندہ اجلاس میں شریک نہیں ہوا۔ یوگوسلاویہ نے قرارداد کے خلاف ووٹ دیا۔ مصر اور ہندوستان اس لحاظ سے غیر جانبدار رہے کہ ان کے نمائندوں نے حق رائے دہندگی استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ انہیں اپنی حکومت کی طرف سے اس بارے میں واضح ہدایات موصول نہ ہوئی تھیں۔ یوگوسلاویہ نے ایک اور قرارداد پیش کی تھی جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ سلامتی کونسل شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرے اور دونوں کے نمائندوں کو کونسل کے اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت دے۔ اس قرارداد کے حق میں ایک اور خلاف ۷ ووٹ پڑے۔ چنانچہ قرارداد منظور نہ ہو سکی سلامتی کونسل کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس نے ممبر ملکوں کو بین الاقوامی امن بحال کرنے کی خاطر فوجی طاقت استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ امریکی نمائندے مسٹر وارن آسٹن نے اس قرارداد کی منظوری پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے امن شکنی کے مرتکب ہونے والوں کی حوصلہ شکنی ہو گی اور قیام امن میں بہت مدد ملے گی۔

سیئول پر قبضے کے بعد شمالی کوریا کی فوجیں امریکہ کے فوجی ہیڈکوارٹر سے صرف دس میل دور رہ گئیں

ٹوکیو ۲۸ جون۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ شمالی کوریا کی فوجیں امریکہ کے تشکاری ہوائی جہازوں کے حملوں کے باوجود برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیئول پر قبضہ کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں سیئول کا ہوائی اڈہ۔ کمپو بھی جو شہر سے سات میل جنوب کی طرف واقع ہے ان کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ ان اہم فتوحات کے بعد شمالی کوریا کی فوجیں بھاری ٹینکوں کو ہراول میں رکھتے ہوئے برابر آگے بڑھتی جا رہی ہیں اور جنوبی کوریا میں امریکی ہیڈکوارٹر سوان سے دس میل سے بھی کم دور رہ گئی ہیں۔ انہوں نے جنوبی کوریا کی دفاعی فوجوں کی صفوں میں بہت بڑا شگاف ڈال دیا ہے اور اب پوسان کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جنوبی کوریا کی ساتویں اور دسویں فوج کے سپاہی امریکی سامان اور اسلحہ چھوڑ کر جنوب کی طرف بھاگ رہے ہیں ان فوجوں کو پیچھے کی طرف سے ایک اور خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ شمالی کوریا کی کچھ فوج جنوبی کوریا کے مشرقی ساحل پر بھی اتر گئی ہے۔ جس کے ساتھ آس پاس کے چھاپہ مار دستے بھی شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ شمالی کوریا نے اپنے وزیر انصاف مسٹر سو کو سیئول کا میئر مقرر کیا ہے۔

کھلی جارحانہ کارروائی کا الزام

ماسکو ۲۸ جون۔ روس کے اخبار پراودا نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ اس نے بحری اور ہوائی فوجیں بھیجکر شمالی کوریا کے خلاف کھلی جارحانہ کارروائی کی ہے۔ جس سے اقوام متحدہ کے منشور کی صریح خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ فارموسا میں امریکی فوجیں بھیجنے کے متعلق اخبار نے لکھا ہے کہ امریکہ کا یہ اقدام چین ۴ کے علاقے پر عملاً قبضہ کرنے کے مترادف ہے روس نے چین کی عوامی حکومت سے باہمی تعاون اور امداد کا جو ۳۰ سالہ معاہدہ کر رکھا ہے اس کی رو سے وہ چین کی امداد کرنے کا پابند ہے۔

منقولہ جائیدادوں کے متعلق مکمل سمجھوتہ ہو گیا

نئی دہلی ۲۸ جون۔ نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان منقولہ جائدادوں کے متعلق مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے تارکین وطن اگر چاہیں تو اپنا منقولہ سامان وغیرہ واپس لا سکتے ہیں یا فروخت کر کے اس کی رقم وصول کر سکتے ہیں اسکے لئے کسٹوڈین پرمٹ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی علاوہ ازیں سیف ڈیپازٹ سیونگ بینک کی رقوم *** بیمے اور منی آرڈروں وغیرہ کی وصولی کے بارے میں بھی خاص سہولتیں دی جائینگی۔ معاہدے کی تفصیلات کا اعلان کل شام نئی دہلی اور کراچی سے بیک وقت کر دیا جائیگا پاکستانی وفد جو وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور مسٹر ایم زید خاں پر مشتمل ہے آج واپس کراچی پہنچ جائے گا۔

پاکستان اور برطانیہ کے درمیان سٹرلنگ مذاکرات ۲۰ جولائی کو شروع ہونگے

وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کی انگلستان روانگی

کراچی ۲۸ جون پاکستان اور برطانیہ کے درمیان سٹرلنگ قرضے کی واپسی کے متعلق گفت و شنید ۲۰ جولائی کو لندن میں شروع ہو گی۔ جس میں دونوں حکومتوں کے وزیر شرکت کریں گے۔ اس سے قبل بعض ابتدائی امور طے کرنے کے لئے دونوں حکومتوں کے سیکرٹریوں کے درمیان بھی تبادلہ خیالات ہو گا۔ جس کی تاریخ ۱۰ جولائی مقرر کی گئی ہے۔ ان مذاکرات میں حصہ لینے کے لئے وزیر خزانہ آنریبل غلام محمد آج صبح انگلستان روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل آپ نے ایک بیان میں بتایا کہ پاکستان اسبات پر زور دیگا کہ اسے زیادہ سے زیادہ سٹرلنگ دیئے جائیں آپ نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ پاکستان کتنی رقم کا مطالبہ کرے گا آپ نے مزید بتایا کہ آپ کل چند ہفتے پاکستان سے باہر رہیں گے اور راستے میں چند گھنٹوں کے لئے قاہرہ اور پیرس میں بھی ٹھہریں گے نیز انگلستان میں سٹرلنگ قرضے کی گفت و شنید سے فارغ ہونے کے بعد آپ بین الاقوامی مالی فنڈ کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے لئے امریکہ بھی جائیں گے

عراقی پٹرولیم کمپنی کے ڈپو میں خوفناک آتشزدگی

بارہ سو سے زیادہ افراد ہلاک اور مجروح

دمشق ۲۸ جون آج حمص کے مقام پر عراقی پٹرولیم کمپنی کے ڈپو پر آگ لگنے [illegible] ایک زبردست دھماکہ ہوا جس میں بارہ سو سے زیادہ افراد ہلاک اور زخمی [illegible]۔ نقصان کا اندازہ قریب قریب ۵ لاکھ پونڈ ہے۔ حمص دمشق سے [illegible] میل شمال کی طرف واقع ہے۔ آگ لگنے پر آگ بجھانے والا عملہ فوراً موقع پر پہنچ گیا۔ ابھی وہ لوگ آگ بجھانے میں مصروف ہی تھے کہ آگ بارود اور آتشگیر مادہ تک پہنچ گئی۔ جس کی وجہ سے ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ملحقہ مکانات بالکل تباہ ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۳۰ اور مجروحین کی ایک ہزار بتائی جاتی ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں انیس آگ بجھانے والے اور چھ پولیس کے سپاہی بھی شامل ہیں۔ مجروحین شدید طور پر جل گئے ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے شائع کرایا۔ ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے [illegible]

انعامی مقابلہ کے لئے دعوت

(از مکرم انچارج صاحب جماعت ہائے احمدیہ بلاد عربیہ)

علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ رسالہ البشریٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے بلاد عربیہ میں شائع کرنے کے لئے عربی ترجمہ کی ضرورت ہے اور اس اہم کام کے سرانجام دینے کے لئے علماء سلسلہ احمدیہ کو بذریعہ الفضل دعوت دی جاتی ہے۔ جو علماء کرام اس کتاب کا عربی میں ترجمہ فرمائیں گے۔ ان کے تراجم میں سے جو ترجمہ ادارہ البشریٰ کو پسند ہوگا۔ اس کے مترجم صاحب کی خدمت میں مبلغ یکصد روپیہ انعام وکیل التبشیر صاحب کی معرفت ادارہ البشریٰ کی طرف سے ادا کیا جائیگا۔ دیگر تراجم مترجم صاحبان کی خدمت میں (اگر وہ تصریح فرمائیں تو) مع شکریہ واپس کر دیئے جائیں گے۔

ترجمہ کے لئے مندرجہ ذیل شروط ہیں:-

(۱) حضرت اقدس کی اصل اردو عبارت ایک کالم میں لکھی جائے اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں عربی ترجمہ۔

(۲) عربی ترجمہ مطابق اصل اور سلیس عربی زبان میں ہونے کے باوجود جس قدر ممکن ہو سکے فصیح ہو۔

(۳) عربی ترجمہ اس دعوت کے الفضل میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اندر وکیل التبشیر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

(۴) مترجم صاحبان ترجمہ کے نیچے اپنا کوئی مستعار نام لکھیں اور اپنے حقیقی نام سے صرف وکیل التبشیر صاحب کو علیحدہ کاغذ پر تحریری طور پر اطلاع کر دیں۔ امید ہے ہمارے علماء کرام اس انعامی مقابلہ میں شمولیت فرما کر ادارہ البشریٰ کو شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گے۔ اور حضرت اقدس کے ارشاد

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

کو مدنظر رکھیں گے۔

(ادارہ البشریٰ رحیفا)

نوٹ:- بلاد عربیہ کے سابق اور موجودہ مبلغین کرام بھی اس دعوت سے مستثنیٰ نہیں

(نائب وکیل التبشیر)

کوائف ربوہ

درس قرآن:- ۲۳/۶/۵۰ کو حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل نے سورہ مائدہ سے درس دینا شروع کیا۔

اقامت صلوٰۃ:- تہجد کے لئے جگانا بھی اقامت صلوٰۃ میں شامل ہے۔ میر عبد المجید صاحب مجاہدی واقف زندگی اور عزیزم فضل الرحمٰن صاحب حلقہ ج میں روزانہ ۲ بجے تہجد کے لئے اور روزہ رکھنے کے لئے جگاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ (جنرل سیکرٹری ربوہ)

المنار کا دوسرا نمبر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کا رسالہ "المنار" جون کے آخر تک چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ جس میں طلباء کے علمی و ادبی مضامین انگریزی اور اردو میں شائع ہو رہے ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے احباب سالانہ چندہ پانچ روپیہ یا ایک پرچہ بطور نمونہ کے لئے ڈیڑھ روپیہ ارسال فرماویں۔

(مینیجر المنار۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ماہِ صیام

مسلمانو! مبارک ہو کہ پھر ماہِ صیام آیا
خدا کی رحمتِ خاص آئی اس کا لطفِ عام آیا

فلک پر دیکھ کر جس کو زباں سے مرحبا نکلا
وہی بدر الدجیٰ آیا وہی ماہِ تمام آیا

تھے جس کے منتظر اک سال سے رندانِ محفل سب
مبارک ہو مبارک ہو وہ پھر گردش میں جام آیا

جو بھوکوں اور پیاسوں پر ترس کھا نہیں سکتے
مہِ نو صورتِ خنجر برائے انتقام آیا

وہی اک نیک بندہ ہے وہی بس اپنا بھائی ہے
مدد کی وقت پر جس نے مصیبت میں جو کام آیا

جوانی اور بلوغت آ گئی جب اہلِ عالم پر
تو دنیا کے لئے ایک آخری صالح نظام آیا

بشارت جس کی موسےٰ اور عیسےٰ دینے آئے تھے
وہی پیغام آخر لے کے نبیوں کا امامؐ آیا

کسی کو دیکھتے رہنا ہی میرا اک عبادت ہے
رکوع آیا مجھے اب تک نہ سجدہ اور قیام آیا

شہنشاہ زمن بھی تخت سے نیچے اُتر آئے
محمد مصطفےٰ صلّ علیٰ کا جب غلام آیا

مرے دل میں سرور آیا مری آنکھوں میں نور آیا
زباں پر جب محمد مصطفےٰ کا پاک نام آیا

درود اس ذاتِ رحمت پر تو لاکھوں بار پڑھ حافظ
جسے خالق کی جانب سے درود آیا سلام آیا

حافظ سلیم احمد اٹاوی
مرکز کراچی

لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن (لاہور) کے زیر اہتمام درس القرآن

اب کے رمضان المبارک میں بھی خدا کے فضل سے لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی طرف سے درس قرآن مجید روزانہ صبح ۱/۲ ۷ بجے سے ۹ بجے تک جاری ہے۔ پہلا عشرہ راقمہ نے درس دیا اور دوسرا عشرہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ صالح محمد صاحب سیال تیسرا عشرہ نائب صدر سعیدات بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ابراہیم بقاپوری صاحب درس دیں گی انشاء اللہ ـــ درس کے بعد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ترقی جماعت کے لئے باقاعدہ دعا ہوتی ہے۔

(سکرٹری تعلیم و تربیت)

احباب سے درخواست ہے کہ لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کو بھی رمضان المبارک کی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

روزنامہ الفضل لاہور
۲۹ جون ۱۹۵۰ء

صالحانہ بددیانتی

"کوثر" کے مدیر محترم کو اس بات کا بہت گلہ ہے کہ ہم نے مودودی صاحب کے مکتوب "ختم نبوت" پر اتنا زیادہ کیوں لکھا ہے۔ اور کیوں ہر پہلو کو لے کر مودودی صاحب کے استدلال کی کمزوری عریاں کی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مودودی صاحب اور ان کے یہ دوست غرور و نخوت کے سخت مرض میں مبتلا ہیں۔ اور نڈھال ہونے کی وجہ سے چڑچڑے ہو گئے ہیں۔ مگر خواہ وہ دوا پئیں یا نہ پئیں دوا کا پیالہ دیکھ کر مونہہ موڑ لیں بطور طبیب کے ہمارا فرض ہے کہ ان کی ہٹ کی کچھ پروا نہ کرتے ہوئے علاج کرتے چلے جائیں۔ اور خواہ ہمیں ہزاروں مقالے لکھنے پڑیں ہم لکھیں گے۔ مریض غصہ میں آ کر بے شک ہمیں گالیاں دے۔ دوا کا پیالہ پکڑ کر ہمارے مونہہ پر پھینک مارے ہم اپنا فرض ادا کرتے چلے جائینگے طبیب مریضوں کی بدمزاجی سے گھبرایا نہیں کرتے۔ خواہ وہ کتنا مونہہ بنائیں۔ خواہ وہ کتنا شور و غوغا کریں۔ ہمارا کام یہی ہے کہ ہم استقلال سے اپنا کام کرتے چلے جائیں۔ ایسے مریض بزعم خود یہی سمجھتے ہیں کہ ہم تندرست ہیں اس لئے علاج سے بھاگتے ہیں۔ چنانچہ حالی فرماتے ہیں ؎

کسی نے یہ بقراط سے جا کے پوچھا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہے کیا کیا
وہ بولا نہیں ہے مرض کوئی ایسا
کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اسکو ہذیان سمجھیں

حقیقت یہ ہے کہ جسمانی مریضوں سے بھی بڑھ کر روحانی مریض ضدی اور اکھڑ ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ روحانی مریض اپنے طبیبوں کے ساتھ اکثر نہایت تمسخر و استہزا سے پیش آیا کرتے ہیں۔ وہ اپنے طبیب اور اس کے ساتھیوں کو بادی الرئی اور تہ جانے کیا کیا اور اپنے آپکو بڑا دانشمند اور صاحب علم و فضل خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ سورہ ہود میں نوح علیہ السلام کی قوم کے متعلق آیا ہے

فقال الملأ الذين كفروا من قومه ما نراك الا بشرا مثلنا وما نراك اتبعك الا الذين هم اراذلنا بادى الرای وما نرى لكم علينا من فضل بل نظنكم كاذبين

یعنی (حضرت نوح علیہ السلام) کی قوم میں سے جن سرداروں نے کفر کیا تھا کہا ہم تم کو اپنے جیسا ہی انسان دیکھتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے متبع وہی ہوئے ہیں جو ہماری قوم میں سے رذیل اور کمزور عقل والے ہیں۔ اور ہم تم میں اپنے سے بڑھ کر کوئی بڑائی نہیں دیکھتے۔ بلکہ ہم تم کو جھوٹے سمجھتے ہیں

پھر اسی سورہ میں آگے چلکر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ويصنع الفلك وكلما مر عليه ملأ من قومه سخروا منه قال ان تسخروا منا فانا نسخر منكم كما تسخرون ۝ فسوف تعلمون من يأتيه عذاب يخزيه ويحل عليه عذاب مقيم

یعنی حضرت نوح علیہ السلام کشتی بناتے تھے۔ اور جب کبھی آپ کی قوم کے یہ سردار ادھر سے گزرتے تو آپ کا ٹھٹھا اڑاتے۔ آپ فرماتے اگر تم ہم پر ٹھٹھا اڑاتے ہو تو دیکھنا ہم بھی تم پر ایک دن ٹھٹھا اڑائیں گے۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس پر اللہ تعالےٰ کا عذاب آتا ہے جو اس کو ذلیل کر دے گا۔ اور دیکھ لینا اسپر قائم رہنے والا عذاب نازل ہوگا

الغرض مدیر کوثر وغیرہ بھی اسی قسم کے مریض ہیں ہم ان کا علاج کئے جائیں گے۔ اگر وہ اچھے ہو گئے تو فبہا ورنہ خدا کی مرضی پوری ہوگی۔ اگر ان کو ہماری طویل کلام کی شکایت ہے تو ہوا کرے۔ ہم انکی روحوں کو بچانے کے لئے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کرتے رہینگے جب انسان کسی مہلک مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کو سدھ بدھ نہیں رہتی وہ اپنی مریضانہ دانشمندی کے جال میں ایسا گرفتار ہوتا ہے کہ اس کو سوجھتا ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے یا کیا کہہ رہا ہے۔ یہ ایسے مریضوں کی کھلی کھلی علامت ہوتی ہے۔ اکثر ایسے مریض اپنے آپ کو تندرست اور صالح سمجھتے ہیں۔ اور اپنی تندرستی اور صالحیت جتانے کے لئے نامعلوم طور پر بددیانتی تک کر گزرتے ہیں مگر ان کو غرور و نخوت کے نشہ میں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔ چنانچہ مدیر "کوثر" نے بھی صالحانہ بددیانتی فرمائی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ جب تک وہ مرض میں مبتلا ہیں۔ اس کا احساس بھی ان کو نہیں ہوگا۔ ایسی حالت کے لئے اللہ تعالےٰ بھی اپنی مہر لگا کر تصدیق کرتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

ختم اللہ علیٰ قلوبھم

"دور کی کوڑی" کے زیر عنوان جو مقالہ لکھا تھا اس میں ہم نے لکھا تھا کہ

"لیکن اگر اصل مادہ کے ان معنے کے لحاظ سے بھی غور کیا جائے جو مودودی صاحب کرتے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ نہ صرف عربی میں بلکہ فارسی اور اردو میں بلکہ پنجابی میں بھی "ختم" کا لفظ فضیلت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے آپ روز سنتے ہیں کہ اردو اور پنجابی میں بھی کہتے ہیں کہ فلاں کام آپ پر ختم ہے۔ یعنی آپ سے بہتر دوسرا نہیں کر سکتا۔ فارسی میں مولانا روم نے تو خاتم النبیین کے معنے بھی اس لحاظ سے کئے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است؟

(الفضل ۲۳ جون ۱۹۵۰ء)

ہم نے تو کہا تھا۔

"ختم کا لفظ فضیلت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔"

ظاہر ہے کہ "بھی" کا لفظ اسی لئے استعمال کیا گیا تھا تاکہ ظاہر ہو کہ اس کے سوا یہ لفظ دوسرے معنے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن "کوثر" کے مدیر محترم اپنے مرض کے زور میں "بھی" کو بالکل نظر انداز کر کے حضرت نوح ؑ کی قوم کی طرح تمسخر پر اتر آئے ہیں۔ اور ایسی باتیں لکھ گئے ہیں۔ جو صرف مودودی صاحب کی قسم کی صالحیت کے لئے ہی زیبا ہیں۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ مریض "صداقت" سے دوچار ہونے سے لرزتے ہیں۔ اور چونکہ ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔ تو وہ تحریف و کتر و بیونت سے کام لیتے ہیں۔

پھر ہم نے لکھا تھا کہ

"باقی رہی مہر لگانے کی بات تو عرض ہے کہ یہاں بھی مودودی صاحب نے سخت مغالطہ کھایا ہے۔ دنیا میں کبھی کوئی مہر سلسلہ بند یا منقطع کرنے کے لئے نہیں لگائی جاتی۔ مہر تو صرف تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ چونکہ عموماً خط کے اخیر میں مہر لگائی جاتی ہے۔ اس لئے غلطی سے یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ مہر بند کرنے یا منقطع کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے۔

(الفضل ۲۳ جون ۱۹۵۰ء)

مدیر کوثر مخالفین انبیاء کے ساتھ اپنی پوری پوری مماثلت ثابت کرنے کے لئے اس عبارت کو کتر و بیونت کر کے اس طرح اپنا ذوق نظری ظاہر فرماتے ہیں

"لفظ ختم کے معنے بیان کرنے کے بعد تحریر صاحب مہر کی طرف آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دنیا میں کبھی کوئی مہر سلسلہ بند یا منقطع کرنے کے لئے نہیں لگائی جاتی۔ مہر تو صرف تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ اور پھر خود ہی فرماتے ہیں "عموماً خط کے آخیر میں مہر لگائی جاتی ہے
اسپر ہمیں وہ دلچسپ پڑوسی یاد آ گئے۔
وغیرہ وغیرہ"

(کوثر ۲۸ جون ۱۹۵۰ء)

ظاہر ہے کہ اگر پورا جملہ نقل کرتے تو ہمارا مطلب صاف نظر آ جاتا تھا۔ اس لئے کتر و بیونت سے کام لیا گیا ہے۔ "چونکہ" سے ایسے خوفزدہ ہوئے ہیں کہ باقی کا فقرہ بھی اڑ گیا ہے۔ اس کو کہتے ہیں صالحانہ دیانت داری۔ جس کی بنیاد مودودی صاحب نے قرآن مجید کی آیات کو متن سے علیحدہ کر کے سیاق و سباق کے بالکل متضاد معنے کر کے رکھی ہے۔ اس لئے ہم مودودی صاحب کو مبارک باد عرض کرتے ہیں کہ ان کے شاگرد بھی بڑے ہونہار نکلے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

ایک شیعہ دوست کے چند سوالات کے جوابات

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد مولوی فاضل

سوال اول۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد تعلیم روحانی دو سلسلوں میں منقسم ہوئی۔ ایک بنو اسحٰق تھا جو بنو اسرائیل کے نام سے مشہور ہیں۔ دوسرا سلسلہ بنو اسمٰعیل تھا۔ حضرت اسحاق والا سلسلہ حضرت عیسٰے علیہ السلام پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور آئندہ روحانی تعلیم کا سلسلہ بمطابق دعا اذ یرفع ابراھیم القواعد… … الآیہ اور انی جاعلک للناس اماماً نسل اسمٰعیلؑ سے مخصوص ہے۔ کیونکہ یہاں حضرت اسحٰق کا ذکر نہیں۔ اس لئے آنے والا موعود بھی صرف اسماعیلی نسل سے ہو سکتا ہے نہ کہ اسحاقی نسل سے۔

الجواب۔ اللہ تعالےٰ رب العالمین ہے، اس نے تمام قوموں میں نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نوازتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا انی جاعلک للناس اماماً۔ جس پر انہوں نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی ومن ذریتی اللہ تعالےٰ نے ان کی اس التجا کو قبول فرما کر ارشاد فرمایا لا ینال عھدی الظالمین کہ تیری ذریت میں نبوت و امامت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ بجز اس کے کہ وہ الظالمین کے زمرہ میں شامل ہو جائیں۔

قرآن مجید کی اس آیت سے ظاہر ہے کہ ابراہیمی نسل ہمیشہ کے لئے اپنے تقوے اور طہارت کی بناء پر خدا تعالےٰ کے وعدہ امامت کی وارث قرار باقی رہے گی۔ اس جگہ پر اسحٰق یا اسمٰعیل کی نسل کا کوئی امتیاز موجود نہیں۔ یہ امتیاز واقعات کی بناء پر کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ بنی اسرائیل نے تکذیب انبیاء کر کے اپنے آپ کو راندہ درگاہ بنایا ہے۔ اور وہ مغضوب علیھم اور ضالین کے مصداق بن گئے ہیں۔ اس لئے الظالمین قرار پا کر وعدہ ابراہیمی سے محروم قرار دیئے گئے ہیں۔ یہ حکم ان کے ساتھ اس وقت تک چسپاں رہے گا۔ جب تک وہ الظالم ہیں۔ کیونکہ علم اصول کے مطابق جب کوئی حکم کسی صفت پر لگایا جاتا ہے۔ تو وہ اس کے علت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود و عیسٰی بن مریم۔ جب بنو اسرائیل کفر پر مصر ہوئے۔ تو وہ دینی اور دنیوی طور پر لعنت کے نیچے آگئے۔ دوسری قومیں ان سے پہلے مختلف جرائمؑ کے نتیجہ میں مستحق لعنت بن چکی تھیں۔ تب اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نسل انسانی کے ان تمام بندھنوں کو کاٹنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ جیسا کہ آیت قرآنی یضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم سے ظاہر ہے، آپ کو اللہ تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا اور آپ کی دعوت کو عام قرار دیا نہ وہ اسمٰعیلیوں کے لئے مخصوص تھی نہ وہ اسرائیلیوں کے لئے بلکہ من یطع اللہ والرسول … … الآیۃ میں من بھی متبعین کی عمومیت پر دلالت کرتا ہے۔ اب لعنت اور رحمت کا معیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار یا آپ کی اتباع ہے۔ اور ظاہر ہے کہ بنو اسرائیل میں سے جو لوگ آپ پر ایمان لانے والے ہوئے انہیں قرآن مجید کی رو سے دو چند اجر دینے کا وعدہ کیا گیا۔ اس لئے یہ تو درست ہے کہ حضرت عیسٰےؑ علیہ السلام کی آمد تک نسل اسحٰق میں انبیاء آتے رہے۔ بعد میں کوئی نہیں آیا۔ لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ آیا بنو اسحٰق میں سے حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے بھی باوجود یکہ وہ نسل ابراہیم میں ہیں ہمیشہ کے لئے رحمت ایزدی سے محروم رہیں گے۔ اس خیال کی تائید میں کوئی آیت قرآن مجید کی پیش نہیں کی جا سکتی بلکہ ومن ذریتی کی عمومیت بشرطیکہ وہ الظالمین سے خارج ہو جائیں اس طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ کہ وہ ابراہیمی وعدہ میں شریک قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

اس جگہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ شیعہ اور سنی صاحبان اعتقادی اور عملی طور پر حضرت اسحٰق کے سلسلہ کو ختم نہیں مانتے۔ کیونکہ وہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسٰےؑ علیہ السلام جو اسحاقی سلسلہ کے آخری پیغمبر تھے اب تک زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں امت محمدیہ کو اپنے فیض سے بہرہ ور کریں گے۔ جس کے صاف یہ معنے ہیں کہ نسل اسحٰق کا فیضان قائم و دائم ہے۔

پھر آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسٰےؑ علیہ السلام آخری اسحاقی نبی تھے اور یہ بھی مسلم ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے کوئی اسحاقی مرد ان کا باپ نہ تھا۔ صرف ماں کی وجہ سے ان کو اسحاقی نسل میں شامل کیا گیا ہے۔ اگر ان کو اسحاقی نسل میں شامل کرنے کے لئے صرف ماں کی جانب ہی کافی ہے۔ تو اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسماعیلی نسل میں سے قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ حضور کی بعض نانیاں اور دادیاں اسمٰعیلی نسل میں سے تھیں۔ اس لئے حضور بھی اسمٰعیلی نسل میں سے ہوئے۔ اور آپ کی توجیہہ کے مطابق بھی نبوت و امامت نسل اسمٰعیل میں ہی رہی۔

میرے خیال میں آپ کی توجیہہ کا اگر یہ نتیجہ ہی برآمد ہو جائے کہ شیعہ اور سنی صاحبان وفات مسیح کے قائل ہو جائیں۔ کیونکہ آپ کی توجیہہ کی رو سے اب صرف نسل اسماعیل کے لئے گنجائش باقی ہے نسل اسحاق کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ذریعہ سے ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ تو ہو جاتا ہے۔

سوال دوم۔ دعا ربنا وابعث فیھم رسولاً … … الخ ذریت اسماعیل سے مخصوص ہے۔ اس کا نسل اسحٰق سے کوئی تعلق نہیں۔ کتب سابقہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دعا اسمٰعیل کے حق میں تھی۔ چنانچہ توراۃ بج۱۷ میں ہے "اے ابراہیم ہم نے تیری دعا اسمٰعیل کے حق میں سنی" ذبور ۱۴۹ بھی اس امر پر دال ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں سوائے پیغمبر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی مبعوث نہیں ہوا۔ پس ضروری ہوا کہ امت مسلمہ جس میں سے پیغمبر مبعوث ہوا ہے۔ قبل بعثت پیغمبر موجود ہو۔ اور رسول خدا بنو ہاشم میں سے مبعوث ہوئے لہذا امت مسلمہ بھی بنو ہاشم ہوئی

الجواب۔ ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت جس میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام بطور مقدس معماروں کے کام کر رہے تھے۔ انہوں نے یہ دعائیں مانگیں ہیں۔ بلاشبہ یہ درست ہے۔ کہ اس جگہ جس رسول کی بعثت کے لئے دعا کی گئی ہے۔ وہ نسل اسمٰعیل میں سے ہی آنے والا تھا نہ کہ حضرت اسحٰق کی نسل سے اور یہ بھی درست ہے کہ وہ عظیم الشان پیغمبر ہمارے سید و آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں کہ اس جگہ امت مسلمہ سے مراد بنو ہاشم ہیں بلکہ امت مسلمہ سے مراد وہ پاکباز گروہ ہے۔ جو اس رسول پر ایمان لانے والا ہے بالفاظ دیگر امت مسلمہ سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں خواہ وہ کسی قوم یا خاندان سے ہوں۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ عدم ذکر سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔ اور ہر بات اپنے موقعہ پر بیان کی جاتی ہے تعمیر کعبہ کا موقعہ نسل اسمٰعیل کے لئے دعاؤں اور بشارتوں کا موقعہ تھا۔ اس لئے اس موقعہ پر ان ہی کا ذکر کیا گیا۔ باقی جس پیغمبر کو اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ وہ چونکہ سب پیغمبروں سے افضل ہے۔ اور اس کا دائرہ دعوت عالمگیر ہے۔ اس لئے اس کے ظہور کے بعد اس سے علیحدہ رہ کر روئے زمین کا کوئی انسان آسمانی کے روحانی فیوض سے متمتع نہیں ہو سکتا۔

سوال سوم۔ نبوت تشریعی خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر بنص قرآنی ختم ہو گئی۔ لیکن ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین الآیۃ میں من بیانیہ بنا کر نبوت ثابت ہوتی ہے۔ اس شبہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی کہہ کر دور فرمایا۔ یعنی کمال اطاعت سے اگر امتی مراتب نبوت تک بھی پہنچ جائے۔ تب بھی اسے نبوت کا دعوےٰ کرنا منع ہے۔ تاکہ نبوت کے حقیقی معنوں میں اختلاف نہ پڑ جائے۔

الجواب۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دینے کے ساتھ یہ بھی فرمایا وبشر المومنین بان لھم من اللہ فضلاً کبیراً اور یہ فضل کبیر وہی ہے۔ جس کا ذکر آیت ومن یطع اللہ والرسول میں ہوا۔ پس امت میں چاروں نعمتوں کے دروازے کھلے ہیں۔ آپ کا یہ خیال کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی فرما کر قرآن پاک کی عمومیت کو محدود کر دیا ہے درست نہیں آیت کا سیاق و سباق اس کی اجازت نہیں دیتا۔ آیت میں جس نبوت کو جاری قرار دیا گیا ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے وابستہ ہے اور رسول پاک علیہ السلام نے اس کی تشریح میں فرمایا ہے لا نبی بعدی فرمایا ہے کہ حضور کی اطاعت سے روگردانی کر کے کوئی شخص مقام نبوت کو نہیں پا سکتا۔ اسی بناء پر سلف صالحین نے بالاتفاق اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ اور نہ ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے باہر کوئی نبی مبعوث ہو سکتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ (در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) کہ یہ تو کہو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ لیکن یہ نہ کہو کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام محمد طاہر تکملہ مجمع البحار میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو نقل کر کے حدیث لا نبی بعدی کے یہ معنے کرتے ہیں اراد لا نبی ینسخ شرعہ کہ حضور کے قول کی

مراد یہ ہے۔ کہ حضور کے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو حضور کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

پس حدیث لا نبی بعدی تو آیت قرآن مجید ومن یطع اللہ والرسول کے عین مطابق ہے۔ اصولاً بھی کوئی حدیث جو مخالف آیت قرآن ہو۔ قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ امتی کو مراتب نبوت پانے کے باوجود دعویٰ نبوت کرنے سے روک دیا۔ تا کہ حقیقی نبوت میں اختلاف نہ پڑ جائے۔ اول تو یہ بات بلا سند ہے۔ پھر ویسے بھی غیر معقول ہے۔ کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ کمالات نبوت سے بہرہ ور فرمائے۔ اور اسے دعویٰ کرنے سے روک دے۔

حقیقی نبوت سے اختلاف ہونے کا شبہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ آیت قرآنی ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین ...... الآیۃ۔ کے مطابق آئندہ ہر شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض سے فیضیاب ہو کر ہی صاحب کمال بن سکتا ہے۔ یا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اور ایسا مدعی کبھی بھی حقیقی یا مستقل نبوت کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔ گویا وہ امتی نبی ہوگا۔

جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے قائل ہیں۔ وہ بھی تو ان کی نبوت کے اقراری ہیں۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے ذکر سے حقیقی نبوت میں اختلاف کا اندیشہ نہ ہوگا۔ بلکہ غور کے بعد ظاہر ہوگا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے اسرائیلی نبی کے آنے سے حقیقی نبوت میں اختلاف و اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت میں سے کسی کے اس مقام پر سرفراز کئے جانے سے ایسا کوئی اختلاف و اشتباہ پیدا نہیں ہوتا۔

لطیفہ:۔ یہ بات اگر سنی صاحبان کہتے۔ تو غیر متوقع نہ تھی۔ لیکن ایک شیعہ دوست کی زبان سے یہ بات مناسب معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کا لٹریچر تو اس بات کی تائید میں ہے۔ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے۔ مثلاً

(۱) اکمال الدین صفحہ ۳۷۵ پر لکھا ہے۔

"فالھداۃ من الانبیاء والاولیاء ولا یجوز انقطاعھم مادامت التکلیف من اللہ عز وجل لازماً للعباد۔"

کہ جب تک عباد کو اللہ تعالیٰ نے مکلف بنایا ہے۔ اس وقت تک سلسلہ ہدیٰ وانبیاء کا انقطاع نہیں ہوگا۔

(۲) اور امام مہدی کے متعلق تو صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ وہ فرمائیں گے۔

"ففررت منکم بما خفتکم فوھب لی ربی حکماً وجعلنی من المرسلین"

اکمال الدین صفحہ ۱۸۹

(۳) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق (توبہ) کی تفسیر میں تفسیر صافی میں لکھا ہے۔

"نزلت فی القائم من آل محمد"

کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کے بارہ میں نازل ہوئی۔

(۴) یلقی الروح من امرہٖ علیٰ من یشاء من عبادہٖ (المومن) کی تفسیر میں مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۳۱۰ پر لکھا ہے:۔

"قیل الروح ھٰھنا النبوۃ عن المھدی۔"

کہ یہاں روح سے امام مہدی کی نبوت مراد ہے۔

(۵) یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم کی تفسیر میں مجمع البیان میں لکھا ہے:۔

"ھو خطاب یعم جمیع المکلفین من بنی آدم من جاءہ الرسول منھم ومن جاز ان یاتیہ الرسول"

کہ یہ خطاب تمام مکلف بنو آدم کے لئے عام ہے۔

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایک نبی تو کیا تمام انبیاء دوبارہ آئیں گے۔ ما بعث اللہ نبیا من لدن آدم الا ویرجع الی الدنیا فینصر امیر المومنین۔

(تفسیر القمی صفحہ ۲۲)

تمام انبیاء دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور امیر المومنین کی مدد کریں گے۔

پس حقیقی نبوت میں اختلاف پیدا ہونے کا جو خوف سائل کو پیدا ہوا ہے۔ وہ درست نہیں۔ ہم لوگ آیت قرآنی کی روشنی میں اس سلسلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کے نتیجہ سے مربوط قرار دیتے ہیں۔ اور اس کو امتی نبی سمجھتے ہیں۔

سوال چہارم:۔ اگر امت میں نبوت کا دعویٰ منع نہ ہوتا۔ تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو اطاعت میں کامل تر تھے ایسی نبوت کا دعویٰ ضرور کرتے۔

الجواب:۔ عجیب بات ہے۔ ایک طرف تو آپ ان کو اطاعت میں کامل تر قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ جھوٹ بولیں۔ اور وہ بات کہہ دیں۔ جو خدا تعالیٰ نے انہیں نہیں کہی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو نبی قرار نہ دے۔ اور اسے نہ کہے کہ تو دعویٰ نبوت کر۔ وہ کس طرح اس کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم تو امام مہدی یا مسیح موعود یا قائم آل محمد [illegible] دعویٰ نہیں کیا۔ دیکھنے والی بات صرف یہ ہے۔ کہ آیا قرآن مجید سے نبوت غیر تشریعی کا امکان ثابت ہے یا نہیں۔ دعویٰ وہی کرے گا۔ جسے خدا تعالیٰ دعویٰ کرنے کا حکم دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

سوال پنجم:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ واجعل لی لسان صدق فی الآخرین۔ جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا لھم لسان صدق علیاً۔ کہ امت آخرین میں ہم نے لسان صدق اور صداقت لسان علیؑ قرار دیا۔ یہاں علی اسم صفت نہیں بلکہ علم ہے۔ اور وہ علی ابن ابی طالب ہیں جن کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔ اور قرآن شریف میں آتا ہے۔ واتوا البیوت من ابوابھا۔ گویا حضورؐ نے یہ بتا دیا۔ کہ جس کو شہر علم نبی میں آنا اور فیوض نبوی سے فیض حاصل کرنا ہو۔ تو وہ اس باب علم سے آئے۔

الجواب:۔ عربی زبان میں لسان صدق کے معنی ذکر خیر نیکنامی اور تعریف کے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آئندہ نسلوں میں اپنے ذکر خیر کے لئے دعا کی تھی۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے۔ کہ دنیا کی ساری قومیں مختلف رنگوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کرتی اور انہیں اپنا مقتدی سمجھتی ہیں۔ یہودی عیسائی اور مسلمان اور بعض دوسری قومیں بھی ان کی بزرگی کا اعتراف کرتی ہیں۔ پس یہ دعا قبول ہو چکی ہے۔ آیت قرآنی وجعلنا لھم لسان صدق علیا میں حضرت علی رضؓ کا ذکر ایسی ایجاد ہے۔ جس کی عربی دان منصف مزاج انسان سے توقع نہیں ہو سکتی۔ آیت کی ترتیب لسان صدق کے عالی اور بزرگ ہونے کی خبر دے رہی ہے۔ نہ یہ کہ حضرت علیؓ کے لسان صدق بننے کا ذکر کر رہی ہے۔ اگر اسی طرح آیات قرآنی کی تفسیر کی جانے لگی۔ تو حضرت ادریسؑ کے بارہ میں قرآنی آیت ورفعنٰہ مکاناً علیاً سے بھی یہ مراد لی جائے گی۔ کہ حضرت علیؓ پر حضرت ادریسؑ کو رفع حاصل ہوا تھا۔

پھر آپ اپنے اس دعویٰ کا ابطال اپنے خط میں خود ہی کر آئے ہیں۔ آپ نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے۔ "ورنہ اصحاب رسول جو اطاعت میں کامل تر تھے وہ اس نبوت کا دعویٰ کرتے۔"

جب حضرت علی رضؓ کے علاوہ ایسے احباب موجود تھے۔ جو مقام نبوت تک پہنچے ہوئے تھے۔ تو صرف حضرت علی رضؓ کو کس طرح مخصوص کیا جا سکتا ہے۔ لسان صدق کو "علی" قرار دینے سے درازیٔ زبان مراد نہیں۔ [illegible] اور برتری مراد ہے۔ جس طرح [illegible] کی صفت [illegible]۔ اسی طرح لسان صدق کی صفت [illegible] علیاً کی بیان کی [illegible]۔ بہرحال [illegible] علی اسم صفت ہے۔ اسم علم نہیں۔

[illegible] مدینۃ العلم وعلی بابھا

کو درست تسلیم کرتے ہوئے بھی اس جگہ غیر متعلق ہے۔ کیونکہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت علی رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جو مدینۃ العلم ہیں۔ پہنچنے کا ایک دروازہ ہیں۔ جتنا بڑا ایک شہر ہوگا۔ اس کے اتنے ہی ابواب ہوں گے۔ چار جہات کے لئے کم از کم چار دروازے کسی ادنیٰ درجہ کے شہر کے لئے ہونے ضروری ہیں۔ (اعلیٰ درجہ کے شہر کے لئے چار سے بھی زیادہ) پس جہاں اس مدینۃ العلم تک پہنچنے کے لئے حضرت ابوبکر رضؓ۔ حضرت عمر رضؓ حضرت عثمان دروازے ہیں۔ وہاں حضرت علی بھی ایک دروازہ ہیں۔

پھر حدیث کے ایک معنی یہ بھی ہیں۔ کہ میں علم کا شہر ہوں۔ جس کا دروازہ نہایت بلند و بالا ہے۔ یعنی میری روحانیت اور علوم سے وہی شخص بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ جو پاکیزہ نفس بلند ہمت اور مستقل مزاج اور وسعت ظرف رکھتا ہو۔

کون مسلمان ہے جو حضرت علی رضؓ کی بزرگی اور ان کے شرف کا انکار کر سکے۔ لیکن دوسرے خلفاء راشدین کے مناقب میں بھی بے شمار احادیث مروی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے حضرت علی رضؓ کا وہی مقام مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے انہیں خلافت راشدہ میں خلیفہ رابع ہونے کی صورت میں عطا فرمایا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو اپنے علوم کو تمام متبعین میں تقسیم کرنے کے لئے آئے تھے۔ نہ ایک شخص تک محدود کرنے کے لئے۔ آیت قرآنی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔ کہ اس کتاب کی وراثت عام ہے۔ کسی ایک شخص سے خاص نہیں۔

بہرحال قرآن مجید اور احادیث کی رو سے یہ ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کو نوازا ہے۔ اور ان میں امامت اور نبوت کو تاقیامت رکھا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ الظالمین میں شامل ہو جائیں۔ پس امام مہدی کا یا آنے والے موعود کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں سے ہونا عام اس سے کہ وہ بنو اسماعیل میں سے ہو یا بنو اسحاق میں سے قابل انکار نہیں۔ باقی معین طور پر حضرت سلمان رضؓ کی اولاد سے ہونا حدیثوں سے ثابت نہیں۔ ہاں اس کے فارسی الاصل ہونے پر احادیث کی سب سے زیادہ صحیح کتاب بخاری گواہی دیتی ہے۔ "لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء"

اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے یہ ایک فضل ہے۔ جس میں بہتری کی ہدایت کا سامان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نسل ابراہیم میں سے منتخب فرمایا۔ اور آپ کے اجداد میں نسل اسماعیلؑ اور نسل اسحاقؑ کے خونی رشتہ کو جمع کر دیا۔ اور محمدی انوار کے پرتو سے آپ کو مقام مہدویت تک پہنچایا۔ یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ آپ پر نازل شدہ الہام کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم سے ظاہر ہے۔

قرآنی امثال

قرآنی فصاحت و بلاغت کا اچھوتا اسلوب

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل)

قرآن کریم کی تلاوت کے وقت ہمیں بعض امثال نظر آتی ہیں۔ یہ امثال دراصل جہاں قرآنی فصاحت و بلاغت کو مزین کرتی ہیں۔ وہاں افہام اور تفہیم میں انسانی نفس کے لئے ممد ہیں۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف کو خدا تعالیٰ نے سمجھانے کے لئے امثال کو دکھ کر منکرین وجود باری پر اتمام حجت کی ہے۔ وہاں مومنوں کے اعمال صالحہ کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ اعمال پھلیں گے اور پھولیں گے اور تمہاری اولادوں و نسلوں کے لئے قرۃ العیون ہوں گے۔

اغراض امثال: دنیا کی تمام زبانوں میں امثال کا رواج موجود ہے۔ بڑے بڑے انشاء پرداز اور خطباء و قارئین اور سامعین کے سامنے اپنے دعویٰ کو صحیح اور مضبوط کرنے کے لئے امثال کو بیان کرتے ہیں۔ مگر قرآنی امثال عظیم الشان اسلوب کو لئے ہوئے ہیں ... جو ... بہ اغراض مفیدہ کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ قرآنی امثال پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اغراض ذیل پر مشتمل ہیں۔

(۱) وعظ و نصیحت کے لئے (۲) اعمال صالحہ کے بجا لانے کے لئے ترغیب دلائی گئی ہے۔ (۳) افعال قبیحہ سے بچنے اور محتاط رہنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی امثال میں زجر و توبیخ کی گئی ہے۔ (۴) مختلف اقوام و سلاطین کے حالات بیان کر کے اور ان کے خوفناک انجام کا ذکر کر کے مومنوں کو عبرت دلائی ہے۔ (۵) خدا تعالیٰ نے اپنے امر اور نہی کو مضبوط اور صحیح ثابت کرنے کے لئے مثالیں دی ہیں۔ (۶) ایک غیر محسوس اور مخفی چیز کو واضح اور محسوس ثابت کیا گیا ہے (۷) مد مقابل کو خاموش کرنے کے لئے امثال کو بیان کیا گیا ہے (۸) قرآنی امثال اہم سے اہم مسئلہ اور قصہ کو مختصر اسلوب میں بیان کر دیتی ہیں (۹) امثال اپنے اندر ایجابی اور سلبی تاثیرات کو لئے ہوئے ہیں۔ جو حاملین روحانیت اور اہل ذوق ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور تلاوت قرآن کے وقت ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(۱۰) مومنوں کی مالی قربانیوں کے اجر و ثواب کو مثالوں سے بیان کر کے مالی قربانی کی اہمیت کو قومی ترقی کے لئے بطور اساس کے بیان کیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے امثال کی علت غائی یہ بیان فرمائی ہے "ولقد ضربنا للناس فی ھٰذا القرآن من کل مثل لعلھم یتذکرون" یعنی ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان کی ہے۔ تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ چونکہ قرآن کریم کی غرض و غایت "ھدی للناس" ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں امثال کا ذکر کر کے جہاں قرآنی ادب و فصاحت میں تنوع پیدا کیا۔ وہاں مسلمانوں کی ان امثال کے ذریعہ رہنمائی کی گئی۔ قرآنی فصاحت صرف خوبصورت کلمات اور علو عبارت کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اسلوب بیان بھی قرآنی فصاحت و بلاغت پر دال ہے۔ خدا تعالیٰ نے مچھر۔ مکڑی اور مکھی کی مثالیں بیان فرما کر جہاں ایک طرف مشرکین پر اتمام حجت کی ہے۔ وہاں ان کی عبادت کو لغو قرار دیا ہے۔ اور ان کے بتوں کو ھباءً منثورا کہا ہے باوجود اس کے کہ مکھی اور مچھر دنیا میں حقیر اور مکروہ چیزیں ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان معمولی اشیاء کو حق و باطل کے اظہار کے لئے بطور مثالوں کے پیش کیا ہے۔ اور یہ کہ حق کا جھنڈا غالب رہے گا اور وہ تاقیامت لہراتا رہے گا۔ اور باطل ایک تاریکی ہے۔ جو تاریکی میں داخل ہو گا۔ وہ بھی ٹھوکر کھائیگا۔ اور جس جگہ تاریکی داخل ہو گی۔ وہاں سے وہ ختم ہی چلی جائے گی۔

خدا تعالیٰ نے اس قسم کی کمزور اور مکروہ مثالوں کے متعلق فرمایا ہے۔

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا" (بقرہ)

یعنی خدا تعالیٰ مچھر یا اس سے کم تر یا برتر کی مثال بیان کرنے سے نہیں جھکتا۔ مومن جانتے ہیں۔ کہ یہ بات بالکل سچی اور مبنی برحق ہے۔ لیکن کفار استہزاء اور حقارت سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس قسم کی مثال سے کیا مقصد ہے؟ الغرض قرآنی امثال لفظی اور معنوی رنگ میں قرآنی فصاحت و بلاغت کا ایک اچھوتا اسلوب ہے

درخواست دعا

میرے والد محترم حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب ایک ہفتہ سے صاحب فراش ہیں احباب درد دل سے اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(برکات الرحمٰن چغتائی گاندھی سکوئیر لاہور)

مصباحی بہنیں فوری توجہ فرماویں

رسالہ مصباح کی اشاعت و ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو بہنیں ہمیں رسالہ مصباح کے بارہ خریدار مہیا کر کے دینگی۔ ہم انہیں ایک سال کے لئے رسالہ مصباح بطور شکریہ دیا کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

دوسرے جو بہنیں ہمیں رسالہ مصباح کے لئے اپنے قیمتی معلومات سے مستفیض فرمایا کریں گی۔ ہم انہیں رسالہ مصباح جس میں ان کا مضمون وغیرہ شائع ہو ... مفت ارسال کیا کریں گے۔

فی الحقیقت مصباح کی ترقی۔ ہماری قومی ترقی ہے۔ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ ہم تعلیم احمدیت کے پیغام کو اپنی بہنوں تک پہنچا کر فریضہ تبلیغ بجا لا سکیں۔ دعا ہے کہ خدا ہمیں خدمت احمدیت کی پوری پوری توفیق دے۔ اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

ہمیں مصباح کی معاونین بہنوں اور بزرگوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو کہ ہمیشہ مصباح کی معاونین شمار کی جا سکیں۔ مصباح ہمارا واحد ترجمان ہے۔ ہمیں جلد سے جلد ہر مہینہ میں دو بار شائع کرنا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خدا کے فضل اور بہت کچھ اپنی دن رات کی انتھک کوششوں سے ہو گا ہمارا کام ہمت و کوشش کرنا ہے۔ باقی ترقی دینا خدا کا کام ہے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ نیز آئندہ میری تمام ڈاک مندرجہ ذیل ایڈریس پر آیا کرے۔ تاوقتیکہ میں اپنی بہنوں کو مطلع کر دوں۔ نیز ماہ رمضان کے مبارک ایام میں عاجزہ کو محترم بہنیں اور بزرگیں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح معرفت بلڈنگ ٹھیکیدار بشیر محمد صاحب لوئر لوٹیا مری)

انتقاد

مطبوعات جدیدہ

دو تقریریں: اعلیحضرت امام الوقت مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء والی پر معارف تقریریں ہیں جو آپ کے آخری جلسہ سالانہ کی تقریریں ہیں جس میں حضور پرنور نے اپنی وفات کی بھی خبر دی ہے۔ بدر اخبار کے پرچوں سے کتابی صورت میں نہایت اعلیٰ کاغذ اور عمدہ لکھائی چھپائی قیمت صرف ۶/

ادعیۃ المسیح الموعود۔ اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ۴۷ الہامی دعائیں ہیں۔ اور بہت سی غیر الہامی عربی اُردو و نظم و نثر کی دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ الہامی طور پر دعاؤں کی تاکید اور فضیلت۔ بحمد اللہ یہ قابل قدر دعاؤں کا مجموعہ جیبی تقطیع قیمت صرف ۳/

ہمارا رسولؐ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ تقریر اور تصنیف ہے۔ جس کا انگلش ترجمہ کرا کر جب کہ آپ ۱۹۲۴ء میں لندن تشریف لے گئے تھے۔ نوجوانان انگلستان مرد۔ عورتوں اور بچوں کے مجمع کثیر میں پڑھ کر سنائی گئی۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل حالات اور آپ کی سوانح مبارکہ لیکن مختصرًا تمام پہلوؤں پر آپ کی مبارک زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بچوں کو بطور نصاب پڑھائی جاتی ہے۔ قیمت ۱۲/

نماز مترجم: مرتبہ پبلشر۔ اس کا یہ ۴۴ واں ایڈیشن ہے جب اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۱۴ء میں چھپ چکا تھا۔ تو بزرگان سلسلہ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ یعنی قاضی سید امیر حسین صاحب رضی مولینا سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ علامہ حافظ روشن علی صاحب رضوان اللہ علیہم نے دستی سرٹیفکیٹ عطاء فرمائے۔ بحمد للہ اس میں ہر قسم کی نماز بار ترجمہ درج ہے۔ اور اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقہ جمعہ بھی درج کر دیا گیا ہے کئی مدارس کے نصاب میں داخل ہے ۴۸ صفحہ قیمت ۳/ ہر چہار کتب ذیل کے پتہ سے منگائیں

محمد یامین تاجر کتب شاد باغ ۳۵ مصری شاہ لاہور

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۰ء کے صفحہ ۶ پر جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں چند غلطیاں رہ گئی ہیں۔ قارئین اُن کی تصحیح فرمالیں۔

غلط	صحیح
ادیمم گالقصرایا	ادیمم گالقیصریا
پلمہ سیپونس ڈیورا	پلرس سیپنس ڈیورا PILRS SAPENIS DURA
لطودستو	لطودستون
الیڈ بنزونک	الیڈ بنزوئیک acid Benzoic
گلنیشیا کارب	گلنیشیا کارب Magnesia Carb.

دعائے مغفرت چوہدری شاہ محمد صاحب احمدی چک نمبر ۱۹ مورخہ ۶ جون ۱۹۵۰ء کو بوجہ مرض دق وفات پا گئے۔ انکے جنازہ میں احباب کو شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں گا اور کریں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرماوے۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی ہیڈ ماسٹر سکول اُردو دیال باغ الہ چک ۱۹ لوہڈار اخبار ۱۶۰۵ ضلع شیخوپورہ)

چندہ تعمیر مسجد ربوہ متوفی وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست

نام	رقم
محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان حال لاہور	۲/-
امۃ الرحیم صاحبہ دختر محمد یامین صاحب تاجر کتب	۱/-
امۃ الرشید صاحبہ " "	۱/-
صفیہ بانو صاحبہ زوجہ " "	۲/-
امۃ ... دختر " "	۱/-
امۃ النصیر صاحبہ " "	۱/-
محمد کریم صاحب پسر " "	۱/-
محمد لطیف صاحب " "	۱/-
ایس بی مرزا ریلوے گارڈ بڈ دا افریقہ	۱۰/-
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ ایس بی مرزا صاحب	۱۰/-
مرزا عبد الحمید صاحب کلرک بیت المال ربوہ معہ اہل وعیال	۲/۸
منظور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۲۱/-
بابو غلام رسول صاحب چیف گڈس کلرک ریلوے سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۱۰/-
چوہدری فیض احمد صاحب مہاجر سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۵/-
" فضل دین صاحب " "	۱۰/-
مسعود احمد صاحب " "	۱/-
بشیر احمد صاحب زرگر کلاسکے ضلع گوجرانوالہ	۱۰/-
امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ حکیم محمد دین صاحب لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۲/-
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر ثناء اللہ صاحب لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۵/-
بشیر بیگم صاحبہ والدہ محمود احمد صاحب گوجرانوالہ	۲/-
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ ممتاز نبی صاحب گوجرانوالہ	۵/-
امۃ الرفیق صاحبہ دختر شیخ ممتاز نبی صاحب گوجرانوالہ	۲/-
امۃ اللطیف صاحبہ دختر شیخ ممتاز نبی صاحب گوجرانوالہ	۲/-
کریم بی بی صاحبہ اہلیہ غلام علی صاحب مرحوم "	۵/-
زینب نسرین " ملک مقبول احمد صاحب "	۲/-
اللہ رکھی " ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب "	۲/-
زہرہ بیگم " قریشی محمد حنیف "	۲/-
محمودہ بیگم " چوہدری انعام اللہ "	۱/-
عنایت بیگم " بابو محمد بشیر صاحب چغتائی لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۲/-
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد بشیر صاحب لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۱/-
فردوس ثریا صاحبہ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۵/-

نام	رقم
صالحہ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد صاحب مرحوم لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۵/-
عالم بی بی صاحبہ اہلیہ نیاز محمد صاحب لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۲/-
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر صاحب لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۵/-
بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ میراں بخش صاحب مرحوم لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۱/-
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر انشاء اللہ صاحب لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۵/-
امۃ اللطیف صاحبہ دختر محمد بشیر صاحب چغتائی لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۲/-
مریم بی بی صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد شریف صاحب لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۲/-
صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ شہزادہ عبد القیوم صاحب لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۵/-
بشیرہ بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۲/-
ناصرہ بیگم صاحبہ بنت خواجہ محمد شریف صاحب "	۲/-
ہاجرہ بیگم " "	۱/-
نذیر بیگم " عباسی	۱/-
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد فضل صاحب " "	۱/-
سکینہ بی بی " محمد شفیع " "	۱/-
فاطمہ بی بی " مولوی عبد الرحیم صاحب " "	۱/-
برکت بی بی " قائم دین صاحب مرحوم " "	۱/-
حمیدہ بی بی " عبد اللطیف صاحب " "	۱/-
اقبال بیگم " ماسٹر عبد الرحیم صاحب " "	۱/-
سعیدہ بیگم صاحبہ "	۱/-
امۃ العزیز صاحبہ بنت مولا بخش صاحب " "	۱/-
عائشہ بیگم " اہلیہ بابو کرم الٰہی صاحب " "	۲/-
مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر گجرات	۵۰/-
ملک عبد الحق صاحب "	۱۰/-
ڈاکٹر اعظم علی صاحب "	۵/-

درخواستہائے دعا

میرا چھوٹا لڑکا عارضہ میعادی بخار عرصہ دس یوم سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دُور دلشیان قادیان سے درخواست دعا ہے۔

اللہ بخش ایجنٹ الفضل ملتان شہر

(۲) میرا چھوٹا بھائی عارضہ بخار و پیچش بیمار ہے۔ احباب دعا فرما دیں۔

(خاکسار محمد لطیف احمد جماعت ہشتم لاہور)

موصی صاحبان کے پتے مطلوب ہیں

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل موصی صاحبان کے پتہ جات مطلوب ہیں۔ براہ مہربانی جن دوستوں کو ان کے پتہ جات کے متعلق علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو نظارت ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(۱) فضل حق صاحب ولد مولوی غلام رسول صاحب وینس بنگے ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات موصی ۶۷۵۷
(۲) چوہدری احمد علی صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب باجوہ ساکن ٹھنو کے حجہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ " ۶۶۸۱
(۳) " فضل دین " " اللہ جوایا صاحب ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور " ۶۶۸۸
(۴) ٹھیکیدار محمد عبد الخالق صاحب ولد محمد شفیع صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں غربی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ " ۶۵۱۴
(۵) چوہدری شاہ محمد صاحب ولد چوہدری راجہ ساکن اور ڈاکخانہ چھاؤنی سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ " ۵۳۶۴
(۶) محمد سائیں صاحب راجپوت ولد نواب الدین صاحب ساکن لسے ڈاکخانہ بھلیرہ ضلع سیالکوٹ " ۶۹۶۷
(۷) مسماۃ نیاب خانم صاحبہ بیوہ شیخ الطاف حسین صاحب قریشی ساکن دھلی موصیہ ۶۲۳۳
(۸) ڈاکٹر سراج الدین صاحب ولد میاں پیر اللہ دتہ صاحب ساکن ہمزہ غوث ضلع سیالکوٹ موصی ۳۷۱۹
(۹) میر بشیر احمد صاحب ولد میر فیروز دین صاحب کشمیری ساکن لاہور شہر " ۶۹۶۴
(۱۰) محمد محسن صاحب راجپوت ولد شیر محمد خان صاحب ساکن بگول ڈاکخانہ گھوڑیوالہ ضلع گورداسپور " ۶۵۱۲
(۱۱) میاں خوشی محمد صاحب درزی ولد میاں احمد دین صاحب مرحوم ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری سندھ ۷۰۹۲
(۱۲) فضل الٰہی صاحب درزی ولد فتح محمد صاحب ساکن تیجہ ضلع سیالکوٹ موصی ۶۹۵۲
(۱۳) کیپٹن محمد مسعود صاحب ولد میاں فتح محمد صاحب ساکن نواں پنڈ ڈاکخانہ نور محل تحصیل نکودر ضلع جالندھر موصی ۶۲۳۰
(۱۴) شیخ لطیف احمد صاحب ولد شیخ الطاف حسین صاحب ساکن دہلی صوبہ دہلی موصی ۶۲۰۸
(۱۵) مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد خان صاحب بھبی ٹکسنہ ودوالمیال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم موصی ۶۲۳۶
(۱۶) سید محمود احمد صاحب ولد حکیم منظور علی صاحب ساکن ہوشیارپور موصی ۶۰۶۰

حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات

عاجز کا ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری کتابی شکل میں مرتب کروں اس لئے درخواست ہے کہ وہ دوست جن کا حضرت پیر صاحب مرحوم کا کسی نہ کسی رنگ میں تعلق رہا ہو۔ وہ براہ کرم مجھے آپ کی زندگی کے واقعات قلمبند کر کے ارسال فرمائیں۔ جو ان کے علم میں ہوں ضروری ہے کہ ہر بات نہایت صحیح طور پر قلمبند فرمائی جائے۔ اور اگر کسی امر کا ثبوت بھی ہو سکے۔ تو تحریر کر دیا جائے۔

دعا جو نذیر احمد احمدی کالر البرٹ تنگ میلارام پارک ۴۸ عبد الکریم روڈ لاہور

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھتیجا بعمر چھ ماہ عارضہ بخار و پیچش بیمار ہے احباب اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرما دیں

(محمد صدیق مبلغ انچارج سیرالیون مشن حال ربوہ)

روس اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار کرلیگا؟

لندن ۲۸ رجون۔ روس اقوام متحدہ سے علیحدہ ہونے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ رائے لیک سکس کے مبصرین کی ہے۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ موجودہ مقاطعے جنرل اسمبلی کے اجلاس ستمبر کے موقع پر قطعی علیحدگی کی شکل اختیار کرلیں گے۔ یا اگر بگڑی ہوئی عالمی صورت حال زیادہ خراب ہوگئی۔ تو اس سے قبل بھی اس کا امکان ہے۔ اکثر کا خیال ہے۔ کہ بظاہر نیشنلسٹ چین کی نمائندگی کی وجہ سے روس پانچ مہینوں سے برابر جو واک آوٹ کر رہا ہے وہ اس نے دراصل مکمل علیحدگی کے لئے راستہ ہموار کیا ہے۔ لندن میں یہ سوال کیا جا رہا ہے۔ کہ "کیا کوریا پر حملہ اقوام متحدہ کو بدنام کرنے کی سازش کا نتیجہ تو نہیں ہے۔ تاکہ یہ بتایا جاسکے۔ کہ یہ ادارہ عالمی امن برقرار رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا؟"

بعض مبصرین کا خیال ہے۔ کہ سوویٹ اور اسکی ماتحت حکومتوں نے اقوام متحدہ کا مقاطعہ کرکے اسے قصداً صرف اشتراکی دشمن اور غیر اشتراکی ممالک کی انجمن میں تبدیل کر دیا ہے۔ اور سوویٹ بلاک کی علیحدگی اسکی مزید تصدیق کردیگی۔ اور ساتھ ہی علیحدگی کے لئے جواز بھی پیدا کردیگی۔ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ کوریا کی صورت حال نے ان امیدوں کو ختم کر دیا ہے۔ جو اقوام متحدہ میں پیکنگ کی حکومت کے نمائندہ کو نشست ملنے کے متعلق حفاظتی کونسل کی رائے میں تبدیلی کے متعلق پیدا ہوگئی تھیں۔ اسٹار کا نامہ نگار اطلاع پرداز ہے۔ کہ برطانوی وفود کو ہدایت دے دی جائیگی۔ کہ ۳ رجولائی کو اجلاس میں جینوا میں نیشنلسٹ چین کے نمائندہ کے خلاف ووٹ دینے کا ارادہ ترک کردیں۔ (اسٹار)

برطانیہ کے لئے امریکی فضائیہ

لندن ۲۸ رجون۔ اس اعلان سے کہ آئندہ مہینہ یا اگست میں ری پبلک ایف ۸۴ جٹ سے لیس لڑاکا طیاروں کا ایک پورا امریکی دستہ برطانیہ پرواز کرنے جانے والا ہے۔ یہاں کے مبصرین یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ برطانیہ جو اس وقت بھی بوئنگ بی ۲۹ اور بی ۵۰ قسم کے بڑے بمباروں کا جو ایٹم بم لے کر پرواز کرسکتے ہیں۔ مستقر ہے۔ اب بڑے اور درمیانی قسم کے بمبار اور لڑاکا طیاروں کے ملے جلے دستہ کا یورپی مستقر بنایا جانے والا ہے۔ اس طرح مستقبل کے کسی جارحانہ حملہ کے لئے مغربی دفاع میں مزید استحکام پیدا کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

بچوں کا فنڈ

لندن ۲۸ رجون۔ اقوام متحدہ کے بین الاقوامی فنڈ برائے اطفال کے ایگزیکٹو بورڈ نے بچوں کے امدادی منصوبوں کے لئے مزید ۱۷۹۵۰۰۰ ڈالر دینا منظور کیا ہے۔ پہلی دفعہ جنگ کی وجہ سے یورپ میں جو بچے اندھے۔ بہرے یا اپاہج ہوگئے ہیں۔ ان کی مدد کے لئے بھی ۱۶۰۰۰۰ ڈالر کا ایک پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

اسرائیل کے لئے سوڈانی سامان

قاہرہ ۲۸ رجون۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ نہر سویز کے راستہ سے اسرائیل کو روانہ کئے ہوئے سوڈانی سامان کی ضبطی کے متعلق مصر اور سوڈان کی حکومتوں کے درمیان مذاکرات ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

حجاز ریلوے انجینئرنگ کانفرنس

دمشق ۲۸ رجون۔ لبنان میں آئندہ مہینہ عرب انجینئروں کی جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں اردن سے سعودی عرب تک جانے والی صحرائی حجاز ریلوے کی بحالی کے مسئلہ پر بھی غور ہوگا۔ دو مشہور لبنانی انجینئر مسٹر عطیف سلیمان اور مسٹر جارج اکبی یہاں پہنچے ہیں۔ اور شام کے ریلوے ماہرین سے ابتدائی مذاکرات کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

کوریا کی جنگ پاکستان اور بھارت کے لئے خطرے کا الارم ہے۔

لندن ۲۸ رجون۔ کوریا کی جنگ اور اس سے پیدا ہونے والے شدید خطرات کے پیش نظر برطانیہ میں یہ احساس بہت قوی ہو گیا ہے۔ کہ معاہدہ اوقیانوس کے ماتحت مغربی دفاعی انتظامات کی رفتار بہت تیز کر دی چاہیئے۔ اور ایشیا میں اجتماعی حفاظت کے منصوبہ کو بھی جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جانا چاہیئے۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار سنگاپور سے رقمطراز ہے۔ کہ بحر چین سے لیکر یورپ تک اقتدار قائم کرنے کے ایک عظیم اشتراکی منصوبہ کا تازہ ترین شکار جنوبی کوریا ہے۔ اس منصوبہ کے ماتحت چین۔ منچوریا۔ منگولیا۔ فارموسا۔ ہند چینی۔ تبت۔ برما اور سیام کو فوری خطرہ درپیش ہے۔ اور اس کے بعد آئندہ اقدام میں ملایا۔ بھارت۔ پاکستان۔ اور مشرق وسطیٰ شامل ہوں گے۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" نے اپنے اداریہ میں جنوب مشرقی ایشیا کی تمام اقوام کو "بالخصوص پاکستان اور بھارت کو" متنبہ کیا ہے۔ کہ اس وقت جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے انہیں سبق لینا چاہیئے۔ اور اپنے چھوٹے موٹے مقامی جھگڑوں کو ختم کر کے اپنی آزادی کی حفاظت کی تیاری کرنی چاہیئے۔ "ڈیلی میل" کا کہنا ہے۔ کہ "اس قدر تاخیر کے بعد اب مشرق کے لئے واحد چارہ کار یہ ہے۔ کہ معاہدہ اوقیانوس کے اصولوں پر بحر الکاہل کا بھی ایک معاہدہ مرتب ہو کیا جائے۔ صورت حال کی اہمیت اس لئے اور بھی واضح ہو گئی ہے۔ کہ لندن میں متعین امریکی فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ گزشتہ "اعصابی" جنگ کا آخری مرحلہ ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

احمدیوں کے خلاف تقریریں کرنے والے

اوکاڑہ ۲۱ رجون۔ انجمن اسلامیہ اوکاڑہ کے زیر اہتمام جامع مسجد میں شیخ المشائخ خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنی تقریر بصیرت افروز کا آغاز فرمایا۔ اپنا تعارف کرواتے ہوئے حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا۔ ایک مبلغ اور واعظ کی حیثیت سے میری شان معمولی نہیں۔ میں اپنے وقت کا اجل مناظر رہ چکا ہوں۔ ہندوؤں۔ آریوں۔ سناتن دھرمیوں کے خلاف میں برسہا۔ بمبئی اور پٹیالہ میں فیصلہ کن مناظرے کرنے میں میں نے سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا ہے۔

بھارت سے عارضی پرمٹ پر آئے ہوئے نظامی صاحب نے اپنی تقریر کا رخ استحکام پاکستان کی طرف موڑتے ہوئے فرمایا مسلمانوں میں اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ اس وقت مسلمانوں کے فرقوں شیعہ۔ سنی۔ حنفی۔ وہابی۔ مقلد۔ غیر مقلد دیوبندی۔ بریلوی۔ قادیانی۔ غیر قادیانی الحاد پاکستان کے استحکام کے سخت خلاف ہے۔ اور جو لوگ اس وقت مسلمان فرقوں اور خصوصاً قادیانیوں کے خلاف تقریریں کرتے پھرتے ہیں۔ وہ بھارت کے ایجنٹ اور ہندوؤں کے تنخواہ دار ہیں۔" (آزاد ۲۸ رجون ۱۹۵۰ء)

کیا برطانیہ چین کی اشتراکی حکومت کو ووٹ دے گا

لندن ۲۸ رجون۔ امید کی جارہی ہے۔ کہ ۳ رجولائی کو گلڈ ہال لندن میں اقوام متحدہ کی ایسوسی ایشن کے اجلاس میں وزیر اعظم اٹیلی کی تقریر سے اقوام متحدہ کے متعلق برطانوی رویہ کی وضاحت ہو جائیگی۔ ۳ رجولائی کو جینوا میں اقتصادی اور سماجی کونسل کا بھی اجلاس ہوگا۔ جہاں اگر دوسری حکومتوں سے مشورہ کامیاب ہوا۔ تو غالباً یہ برطانوی وفد چیانگ کائی شیک کی نیشنلسٹ حکومت کے نمائندہ کی بجائے چینی اشتراکی حکومت کو ووٹ دیگا۔

پاکستان پولیس کی کلیدی آسامیاں اور "زمیندار"

مشرقی بنگال اور کلکتہ کے دورہ کے سلسلہ میں صوبائی دارالحکومت سے کم وبیش بارہ روز کی غیر حاضری کے بعد آج صبح میں کراچی سے لاہور پہنچا۔ میری عدم موجودگی میں "زمیندار" میں چند ایسے مقالے لکھے گئے۔ جن کا لہجہ نامناسب اور انداز بیان غیر پسندیدہ تھا۔ بالخصوص محکمہ پولیس کی کلیدی آسامیوں کے متعلق اداریہ میں جو جملے لکھے گئے ہیں۔ انہیں پڑھ کر مجھے بے حد صدمہ ہوا۔ خواجہ صاحب ملت اسلامیہ کے واجب الاحترام فرزند اور پاکستان کے لائق اطاعت گورنر جنرل ہیں۔ گورنر جنرل کے جلیل القدر منصب پر فائز ہونے سے پیشتر بھی میں ایک مخلص سیاسی کارکن کی حیثیت سے ہمیشہ خواجہ صاحب کا احترام کرتا رہا۔ ان کے جذبۂ خدمت ملی اور خلوص و نیک نیتی کا قائل رہا۔

اداریہ میں عامیانہ زبان کا استعمال "زمیندار" کی روایات کے بالکل منافی ہے۔ ادبی اور اخلاقی اعتبار سے مقالات مدیری کا معیار بلند ہونا چاہیئے۔ اور زبانِ قلم سے کوئی جملہ یا لفظ ایسا نہیں نکلنا چاہیئے۔ جو مذاقِ سلیم پر گراں گذرے۔ محکمہ پولیس کی کلیدی آسامیوں میں صوبائی تناسب کے تعین پر نکتہ چینی اور تنقید صرف اسی حد تک حق بجانب قرار دی جاسکتی ہے۔ جس حد تک کسی صوبہ کے باشندوں کے جذبات اور محسوسات کو صدمہ نہ پہنچے۔

پاکستان کے مطالبہ کی اساس دو قوموں کے نظریہ پر استوار کی گئی تھی۔ مسلمان من حیث المجموع ایک قوم ہیں۔ جو جغرافیائی حدود وقیود کے قائل نہیں ہمیں ایرانی اور افغانی کی تمیز گراں گذرتی ہے۔ چہ جائیکہ ہم پر بنگالی۔ سرحدی۔ پنجابی اور سندھی کی لعنت مسلط کر دی جائے۔ پاکستان کے استحکام اور اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیں صوبائی تعصب اور عصبیت کے خلاف علم جہاد بلند کرنا ہوگا۔ "زمیندار" کو اپنے فرض کا احساس ہے۔ جسکی ادائیگی میں وہ کبھی کوتاہی نہ کرے گا۔ (اختر علی خاں)

(زمیندار ۲۹ رجون ۱۹۵۰ء)